104407-اس لڑکی کے بارہ میں آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں؟

سوال

مجھے یہ مشکل درپیش ہے کہ میں ایک لڑکی سے دل لگا بیٹھا ہوں کیونکہ پہلے یہ میری منگیتر رہی ہے، کچھ مشکلات پیدا ہوگئیں تو میں نے اسے چھوڑ دیا، یہ مشکلات اس لیے پیدا ہوئیں کہ ہم نے لوگوں کو نکاح کے متعلق بتا دیا تھا لیکن اس کے بعد لڑکی نے نکاح کے بارہ میں اپنی رائے تبدیل کرلی تو ہم مشکلات کا شکار ہو گئے.
اب میں نے دوبارہ رشتہ طلب کیا ہے لیکن ابھی تک اس کے گھر والوں نے کوئی جواب نہیں دیا، میں نے ایک جگہ لڑکی کو دیکھا تو وہ مجھے کہنے لگی میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی.
میرا اس لڑکی سے منگنی کے عرصہ میں تعلق رہا ہے، ہم روزانہ انٹرنیٹ اور ٹیلی فون کے ذریعہ بات چیت کیا کرتے تھے، اور دو برس تک یہ تعلق قائم رہا، ہم صرف ایسی بات چیت ہی کرتے جو اللہ کو راضی ہو.
اس لیے کہ میرا دل اس لڑکی سے لگا ہوا ہے اب میں اسے بھول نہیں سکتا، بلکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں، اور جب میں نے اسے دین پر عمل کرتے ہوئے دیکھا تو میری اس سے محبت اور بھی زیادہ ہوگئی، لیکن میں جب بھی کسی جگہ اسے دیکھتا ہوں تو وہ میرے ساتھ شادی کرنے سے انکار کرتی ہے. میں نمازی اور اللہ سے ڈرنے والا آدمی ہوں اللہ سے دعا کرتا رہتا ہوں کہ وہ دنیا کے فتنوں سے میری حفاظت فرمائے، میں شادی کر کے اپنی اور لڑکی کی حفاظت کرنا چاہتا ہوں!! میں اس لڑکی کی پردہ پوشی بھی کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اس نے مجھے اپنی تصویر دی تھی جس میں وہ سر اور کندھوں سے ننگی ہے اور بال بھی نظر آرہے تھے، جب اس نے تصویر واپس مانگی تو میں نے وہ تصویر بھی اسے واپس کر دی!!
برائے مہربانی آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں اور اس لڑکی کے لیے آپ کی کیا نصیحت ہوگی، اور یہ بتائیں کہ ہمارے لیے بہتر اور افضل کیا ہے، اللہ تعالی آپ کو توفیق سے نوازے؟

پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ وتعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کی مشکلات ختم کرے، اور دنیا و آخرت کی سعادت عطا فرمائے، اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالی سے یہ بھی دعا ہے کہ آپ کی عفت وعصمت کی طرف کوشش و کاوش قبول فرمائے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضا و خوشنودی والے کام کی رغبت پوری کرے.

پھر ہماری آپ کو یہ نصیحت ہے کہ آپ اس لڑکی کے ساتھ اپنے تعلقات پر غور و فکر کریں، کہ شادی تک پہنچنے کے لیے آپ نے دو برس کا ایک طویل عرصہ گزارا اور یہ عرصہ ناکامی کا شکار ہوگیا، اس کے پیچھے حقیقتا کوئی ایسے اسباب ضرور ہیں جن کی بنا پر یہ ناکامی ہوئی ہے.

ان اسباب میں سب سے اہم سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر تو صرف منگنی ہوئی تھی اور عقد نکاح نہیں ہوا تھا اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے آپ کا آپس میں بات چیت کرنے میں مبالغہ کرنا، اور روزانہ ایک دوسرے سے رابطہ کرنا حالانکہ آپ دونوں کے مابین کوئی شرعی ربط نہیں تھا.

اور یہ زیادتی اور حد سے تجاوز آج کل معروف اور عام ہے اور دلیل یہ دی جاتی ہے کہ ایسا تعارف اور آپس میں الفت پیدا کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، یہ ثابت ہوچکا ہے کہ اس وہمی مصالح کی بجائے فساد اور خرابی ہی پیدا ہوتی ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ معاملہ کو شرعی ناحیہ سے ہی دیکھا جائے اور اسے حقیقی شرعی طریقہ سے حل کیا جائے.

اور وہ حقیقی اور شرعی طریقہ عقد نکاح ہے، کہ نکاح کر دیا جائے تو پھر بات چیت کرنے میں کوئی حرج نہیں، وگرنہ دونوں طرف ہی اپنے آپ پر زیادتی کرتے ہیں، اور غالبا بہت ساری مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں، اور یہ یاد رہے کہ جو تعلق بھی غیر شرعی طور پر شروع ہو تو اس کا انجام صحیح نہیں ہوتا وہ تعلق ختم ہو کر ضائع ہو جاتا ہے.

اس لیے ہماری تو آپ کو یہی نصیحت ہے کہ آپ سابقہ اور پچھلے ایام کو توبہ و استغفار کے ذریعہ بند کر کے ختم کریں، اور آئندہ پختہ عزم کریں کہ نیا صفحہ شریعت کے مطابق عقل و دانش کے ساتھ ہی کھولیں گے جس میں اول اور آخری حکم شریعت ہی ہوگی، نہ کہ جذبات کیونکہ جذبات تو تکلیف و ناکامی کی طرف لے جانے کا باعث بن سکتے ہیں.

آپ کو آج جو چیلنج درپیش ہے وہ اس پر قدرت ہے کہ آپ مخلوق کو چھوڑ کر خالق عزوجل کے ساتھ ربط اور تعلق قائم کریں، یہی وہ واجب ہے جو مسلمان شخص کی سعادت حقیقی طور پر دلانے کا باعث بنتا ہے، اور یہ سعادت اسے ہی حاصل ہو سکتی ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے سر خم تسلیم کرتا ہے.

کیونکہ اللہ خالق کائنات کے علاوہ کسی اور سے تعلق قائم کرنا انسان کے لیے ذلت و رسوائی کا باعث ہے، اور ان کے لیے غم و پریشانی اور مشکلات لانے کا سبب بنتا ہے، اور اس طرح وہ ایک ایسے ٹوٹے ہوئے پر کی طرح ہو جاتا ہے جو محبوب کے پیچھے ہی چلتا ہے جہاں وہ جائے اسی طرح اڑتا جاتا ہے، اور جہاں وہ رک جائے وہیں گر پڑتا ہے، اور یہ چیز ایسی ہے جسے نہ تو اللہ سبحانہ و تعالی پسند کرتا ہے، اور نہ ہی کوئی عقل و دانش رکھنے والے شخص اسے اپنے لیے پسند کرتا ہے.

آپ نے اس لڑکی کا رشتہ طلب کر کے وہی کام کیا ہے جو آپ کو کرنا چاہیے تھا، چاہے اس کا نتیجہ جو بھی ہو ان شاء اللہ آپ کے لیے اسی میں خیر و بہتری ہوگی.

اگر تو وہ یہ رشتہ قبول کر لیتی ہے تو اس نے اسے قبول ہی اس لیے کیا کہ وہ اس ماضی کو بھول چکی ہے جس میں بہت سارے اختلافات تھے جن کی بنا پر آپ میں علیحدگی ہوئی، تا کہ یہ چیز آپ کے لیے عبرت کا باعث ہو کہ اختلافات اور مخالفت کے اسباب سے دور ہی رہنا چاہیے، اور ہمیشہ افہام و تفہیم کی کوشش کی جائے، اور آپ دونوں میں سے ہر ایک وہی کرے جس سے دوسرا شخص اور دوست راضی ہو جائے.

لیکن اگر وہ اس رشتہ سے انکار کر دیتی ہے تو آپ کے دل اور نفس کے لیے یہ باعث اطمنان ہونا چاہیے نہ کہ باعث و غم و پریشانی، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے آپ کو ایسی لڑکی کے شر سے محفوظ رکھا ہے جو صحیح نہ تھی، اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے دل میں اسے جگہ مت دیں جو آپ کو اپنا خاوند نہیں بنانا چاہتی اور نہ ہی قریبی رکھنا چاہتی ہے.

اور یہی چیز آپ کے لیے سبب بننا چاہیے کہ آپ کسی ایسی لڑکی کو تلاش کریں جو آپ کو چاہتی ہو اور آپ کو دیکھنے اور آپ کی موجودگی سے راحت حاصل کرتی ہو نہ کہ آپ سے تعلق بنانے اور شادی کرنے میں متردد ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ حقیقتا وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرو اور حقیقتا وہ تمہارے لیے بری ہو، اللہ تعالی خوب جانتا ہے اور تم نہیں جانتے}.البقرۃ(216).

اس آیت کی تفسیر میں شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"غالبا مومن بندہ جب امور میں سے کسی کام اور معاملے کو پسند کرتا ہے تو اللہ سبحانہ و تعالی اس کے لیے ایسے اسباب مہیا کر دیتا ہے جو اسے اس کام سے اس طرف لے جاتے ہیں جو اس کے لیے بہتر اور اچھا ہوتا ہے، اس کے لیے اس میں سب سے زیادہ توفیق کی بات یہی ہے کہ وہ اس پر اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ادا کرے، اور فی الواقع خیر و بھلائی بنائے؛ کیونکہ اسے علم ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے کے لیے اس کے نفس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے، اور بندے کی مصلحت پر بندے سے زیادہ قادر ہے، اور اس کی مصلحت کو اللہ تعالی زیادہ جانتا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ تعالی کو بخوبی علم ہے تمہیں علم نہیں.

اس لیے تمہارے لیے یہی لائق ہے کہ تم اللہ سبحانہ وتعالی کے مقدر کردہ کے مطابق چلو چاہے وہ تمہیں اچھا لگے یا پھر تمہیں برا محسوس ہوتا ہو" انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (96).

اس لیے دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالی نے جو رزق آپ کے لیے لکھا نہیں اس کا لالچ اور طمع مت کریں، کیونکہ یہ تو اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے تقدیر تقسیم کر دی گئی ہے اور وقت لکھا جا چکا ہے، اور آپ کو وہی مل سکتا ہے جو آپ کے لیے لکھا گیا ہے، اس لیے جو پسندیدہ چیز آپ کو نہیں مل سکی اس پر غم مت کریں، اور جو جب مطلوبہ چیز حاصل ہو جائے تو خوش مت ہوں، بلکہ ہمیشہ اللہ سبحانہ وتعالی سے ثابت قدمی اور اطمنان قلب اور رضا و خوشنودی اور قناعت طلب کرتے رہا کریں.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" وہی کامیاب ہے جو اسلام لایا اور کفائت والا رزق دیا گیا اور اللہ نے اسے جو دیا اس پر قناعت دی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1054).

اللہ سبحانہ وتعالی نے تو دل کو محبت وفاء اور اخلاص واحترام کا منبع بنایا ہے، اور یہ چشمہ اسی وقت بند ہو سکتا ہے جب جسم بے جان ہو کر موت سے ٹھنڈا ہو جائے، آپ کے لیے اسی وقت ممکن ہے کہ آپ ناامید ہوں اور خوف کریں کہ جو محبت کا مستحق ہے اس سے دل محبت نہ کرے.

لیکن آپ اپنے دل کو اس پر مطمئن کرنے کی کوشش کریں کہ یہی سنہری اور آخری و منفرد موقع اور فرصت ہے، اور یہ قربانی کا قصہ ہے کہ زندگی میں اس لڑکی کے علاوہ آپ کو سعادت ہی حاصل نہیں ہو سکتی، تو پھر مجھے آپ یہ کہنے کی اجازت دیں کہ :

آپ کا یہ خیال غلط ہے، اور شیطان آپ کے دل میں یہ باتیں ڈال رہا ہے اور آپ کو امیدیں دلا رہا ہے، اگر آپ نے اس کی بات مان لی اور اس سے تعلق رکھا تو آپ کو شقاوت و بدنصیبی کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا.

اور پھر ان شاء اللہ اس کا حل تو بہت آسان ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ آپ قلبی الم وتکلیف کو برداشت کرنے کی کوشش کریں، اور یہ یقین کر لیں کہ یہ طویل نہیں ہو سکتا، بلکہ چند ایام یا پھر چند ہفتوں کی بات ہے، اور علم نفس کے ماہرین تو آخری چھ ماہ قرار دیتے ہیں، اس میں دل جدائی یا موت کے غم و پریشانی سے تسلی حاصل کر لیتا ہے، اور اس عرصہ کے بعد وہ اپنی اصلی حالت بلکہ اس سے بھی قوی حالت میں واپس آ جاتا ہے. ان شاء اللہ

اور پھر ایک قاعدہ اور اصول بھی ہے. جس پر سب دانشور اور مربی اور حکماء و علماء اور علم نفس کے ماہرین اور ماہرین تجربہ کار لوگ متفق ہیں کہ :

دنیا میں ہر شخص کے لیے کسی بھی دوسرے شخص سے مستغنی ہونا ممکن ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے دلوں اور نفوس کی حاجت تو اپنے تک محصور کی ہے، اور اسے بشر سے بالکل منقطع کیا ہے.

اس لیے جب آپ اس حقیقت کا ادراک کر لیں تو آپ کے لیے سب کچھ آسان ہو جائیگا، اور آپ اپنی دنیا بھی کما لیں گے، اور اپنا دل بھی اور آخرت بھی حاصل کر لیں گے، اور اپنے آپ سے شیطانی وسوسے اور وہ بھی دور کر لیں گے.

پھر اگر آپ ذرا ٹھنڈے دل اور پوری عقل کے ساتھ اس پر غور کریں کہ اگر اللہ تعالی نے آپ کے لیے اس لڑکی کو بطور بیوی آسان کر دیا تو ٹھیک ہے، اور اگر آپ کے لیے یہ لڑکی بطور بیوی میسر نہیں ہوتی تو اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور اگر وہ دونوں علیحدہ ہو جائیں تو اللہ سبحانہ وتعالی ہر ایک کو اپنی وسعت سے غنی کر دیگا، اور اللہ تعالی بڑی وسعت والا اور حکمت والا ہے}.النساء (130).

ہم نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس قاعدہ اور اصول کو یاد رکھیں اور اس پر ایمان لاتے ہوئے اس کی روشنی میں عمل کریں.

آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ کر کے بھی معاونت حاصل کر سکتے ہیں :

سوال نمبر (81991) اور (101713).

واللہ اعلم.